سوال

ں کی زکاۃ کا بیان (39)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غلہ، پھل، شہد، معدنیات اور مدفون مال کی زکاۃ کا بیان

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

ند!

ر تعالیٰ کا ارشاد ہے :

...٢٦٧ سورة البقرة

ہ کمائی میں سے اور زمین میں سے تمہارے لئے ہماری نکالی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرو، ان میں سے بری چیزوں کے خرچ کرنے کا قصد نہ کرنا، جسے تم خود لینے والے نہیں ہو، ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو، اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ بے پرواہ اور خوبیوں والا ہے "[1]

ر "نفقہ" (خرچ کرنا) بھی کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

الَّذينَ يَكنِزونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ وَلا يُنفِقونَها فى سَبيلِ اللَّهِ...٣٤... سورة التوبة

اور جو لوگ سونے، چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔[2] یعنی وہ زکاۃ نہیں دیتے۔

غلہ اور پھلوں کی زکاۃ نکالنے کا حکم اور اس کی مقدار وغیرہ کا بیان موجود ہے، نیز مسلمانوں کا اجماع ہے کہ گندم، جو، کھجور، منقیٰ، میں زکاۃ فرض ہے۔ علاوہ ازیں چاول، چنا وغیرہ غلے میں بھی زکاۃ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :

لَيسَ فِيما دُونَ خَمسَةِ أَوسَاقٍ مِن تَمرٍ وَلاَ حَبٍّ صَدَقَةٌ"

اناج کے پانچ وسق سے کم میں زکاۃ نہیں۔ "[3]

فرمایا :

سقت السَّماءُ وَالعُيونُ أَو كان عَثَرِيًا العُشرُ"

تی کو بارش اور چشموں کا پانی ملے یا جو نمی والی زمین ہو، اس میں "عشر" ہے۔ "[4]

(1)۔ کھجور، منقیٰ وغیرہ ان تمام پھلوں میں زکاۃ فرض ہے جن کا وزن کیا جاتا ہو اور انھیں ذخیرہ کیا جا سکتا ہو۔ علاوہ ازیں وہ نصاب زکاۃ کی مقدار تک پہنچ جائیں۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَيسَ فِيما دُونَ خَمسَةِ أَوسُقٍ صَدَقَةٌ"

ۓ وسق سے کم میں زکاۃ نہیں۔ "[5]

ہ ایک وسق ساٹھ نبوی کا ہوتا ہے اور ایک نبوی صاع میں درمیانے آدمی کے چار لپ (دونوں ہاتھوں کے بھرنے کے بقدر) اناج ہوتا ہے (جس کا تحقیقی وزن دو کیلو اور ایک سو گرام ہے۔)

(2)۔ اناج اور پھلوں میں زکاۃ کے وجوب کی دو شرطیں ہیں :

یا (1) 630

2۔ وجواب زکاۃ کے وقت اس کی ملکیت میں ہو، وجوب زکاۃ کا وقت وہ ہے جب پھل میں پختگی آجائے یا کھیتی میں دانہ سخت ہو جائے۔ اگر مذکورہ وقت کے بعد وہ مالک ہوا تو اس میں زکاۃ فرض نہیں، مثلاً: اس نے اناج خریدا ہو یا کٹائی کی اجرت میں حاصل کیا ہو یا مختلف جگہوں سے جمع کیا یا چنا ہو۔

(3)۔ اناج اور پھلوں میں سے نکالی جانے والی زکاۃ کی مقدار مختلف ہے۔ جس کا دارومدار کھیتی کو پانی دینے کے ذرائع کی نوعیت پر ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے :

اگر کھیت کو پانی دینے میں مشقت نہ ہو اور اسے سیلاب کا پانی یا سطح زمین پر بہنے والا بارش وغیرہ کا پانی ملتا ہو یا پودے اپنی جڑوں کے ذریعے سے زمین سے پانی حاصل کر لیں تو اس کی پیداوار میں عشر، یعنی دسواں حصہ ہے۔

ح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

سقت السَّماءُ وَالعُيونُ أَو كان عَثَرِيًا العُشرُ"

تی کو بارش اور چشموں کا پانی ملے یا جو نمی والی زمین ہو، اس میں "عشر" ہے۔ "[6]

رنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

سقت الأنهارُ والغيمُ العُشر"

ن کو دریاؤں یا بادلوں کا پانی ملے اس میں عشر ہے۔ "[7]

یں وغیرہ سے مشقت اٹھا کر پانی دیا جائے تو اس میں نصف عشر، یعنی بیسواں حصہ زکاۃ ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

سقي بالنضح نصفُ العُشر"

بت کو رہٹ وغیرہ سے پانی پلایا جائے اس میں نصف عشر زکاۃ ہے۔ "[8]

ں بھی سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی ہی روایت آئی ہے۔

سقي بالسانية نصفُ العُشر"

ں کو رہٹ سے پانی دیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ "[9]

(4)۔ ہوگی

(5)۔

(6)۔ شہد میں زکاۃ تب ہے جب اسے اپنی ملکیت والی جگہ سے حاصل کرلیا گیا ہو یا غیر آباد غیر مملوک جگہ [illegible] (60-62)

(7)۔

تعالیٰ کا ارشاد ہے :

أنفقوا من طيبت ما كسبتم ومما أخرجنا... ٢٦٧... سورة البقرة

) اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کرو اور ان میں سے بھی جو ہم نے زمین میں سے نکالی ہیں۔ "[10]

ہ دھات سونا یا چاندی ہے تو اس میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے، بشرطیکہ وہ سونے یا چاندی کے نصاب تک پہنچ جائے۔ اگر زمین سے سرمہ، زرنیخ (ایک قسم کا زہر) گندھک، نمک اور پٹرول وغیرہ حاصل ہو تو اگر سونے یا چاندی کے نصاب کی مقدار یا اس سے زیادہ حاصل ہو تو اس کی قیمت میں چالیسواں حصہ ز

(8)۔ رکاز، یعنی زمانہ جاہلیت میں کفار کی مدفون اشیاء دستیاب ہوں، وہ کثیر مقدار میں ہوں یا قلیل، اس میں خمس، یعنی پانچواں حصہ زکاۃ ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

رکاز الخمس"

، پانچواں حصہ زکاۃ ہے۔ "[11]

فار کے اموال کی پہچان ان کی کسی مخصوص علامت سے ہوگی، مثلاً: اس مال پر ان کے کسی بادشاہ کا نام کندہ ہو یا صلیب وغیرہ کا نقش ہو۔ جب اس کا پانچواں حصہ ادا کر دیا جائے تو باقی چار حصے اس شخص کے ہوں گے جسے وہ مال ملا تھا۔

اگر سارے یا بعض مدفون مال پر مسلمانوں کے عہد کی علامت ہو یا اس مال پر سرے سے کوئی علامت ہی نہ ہو تو اس کا حکم لقطہ کا ہے جیسے راستے میں کسی کا گرا پڑا ہوا مال ملا ہے۔ [12] حاصل شدہ کفار کے مدفون مال کی زکاۃ مال فے کی طرح مسلمانوں کی فلاح و بہبود پر صرف کی جائے۔

(9)۔ گزشتہ بحث سے واضح ہوا کہ زمین سے نکلنے والی متعدد اشیاء یہ ہیں :

1۔ اناج اور پھل۔

2۔ مختلف معدنیات۔

3۔ شہد۔

4۔ :

نا... ٢٦٧... سورة البقرة

جو ایمان لائے ہو! تم ان پاکیزہ چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور ان میں سے بھی جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالی ہیں۔ "[13]

ارشاد ہے :

وآتوا حقه يوم حصاده... ١٤١... سورة الانعام

، میں جو (اللہ کا) حق واجب ہے وہ اس کے کاٹنے کے دن دیا کرو۔ "[14]

(10)۔ زکاۃ زمین کی اس پیداوار میں ہے جس کو ماپا (یا وزن کیا) جاتا ہو اور ذخیرہ ہو سکے۔ اگر اس کو نہ ماپا جاتا ہو اور نہ ذخیرہ کیا جاتا ہو تو اس پر زکاۃ فرض نہیں ہے، مثلاً: اخروٹ، سیب، خوبانی، بہی اور انار وغیرہ۔ اسی طرح سبزیوں اور ترکاریوں، مثلاً: مولی، لہسن، پیاز، گاجر، تربوز، خربوز، کھیرا اور بینگن وغیر

لَيْسَ فِي الْخَضْرَوَاتِ صَدَقَةٌ"

زکاۃ نہیں۔"[15]

علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "پانچ وسقوں سے کم میں زکاۃ نہیں"۔ ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین سے نکلنے والی اشیاء میں ماپنے کے قابل ہونا اور ان کا ذخیرہ ہونے کے لائق ہونا یہ دونوں شرطیں معتبر ہیں، لہذا جن اشیاء کو ماپا تولا نہ جاسکے یا انھیں ذخیرہ نہ کیا جاسکے ان میں زکاۃ بھی نہیں ہے۔ ر

نقدی مال میں زکاۃ کا بیان

ن لیجئے! نقدی مال سے مراد سونا، چاندی، کرنسی، سونے اور چاندی کے زیور، اور ان سے بنے ہوئے برتن وغیرہ ہیں۔

(1)۔ سونے، چاندی میں زکاۃ کی فرضیت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ٣٤... سورة التوبة

نے اور چاندی کا خزانہ رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، انھیں دردناک عذاب کی خبر پہنچا دیجئے۔"[17]

آیت مبارکہ میں اس شخص کے لیے سخت عذاب کی وعید ہے جو سونا اور چاندی رکھتے ہوئے ان سے زکاۃ نہیں نکالتا۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے:

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِن صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحَ مِن نَارٍ"

شخص جو سونے چاندی کا مالک ہے اور ان کا حق (زکاۃ) ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کے لیے اسی سونے چاندی سے آگ کے تختے بنادیے جائیں گے۔"[18]

ق ہے کہ آیت مذکورہ میں کلمہ "کنز" سے مراد وہ مال ہے جو زکاۃ کے نصاب کو پہنچ جائے لیکن اس میں زکاۃ ادا نہ کی جائے۔ اگر اس میں سے زکاۃ ادا کر دی جائے تو وہ "کنز" نہیں ہے۔ اور "کنز" کے لغوی معنی ہیں ہر وہ شے جس کو جمع کیا گیا ہو، خواہ زمین کے اندر مع ہو یا باہر۔

ی(2)۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے:

كَانَ يَأْخُذُ مِن كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا فَصَاعِدًا نِصْفَ دِينَارٍ"

علیہ وسلم ہر بیس یا بیس سے زائد دیناروں میں سے نصف دینار زکاۃ لیا کرتے تھے۔"[19]

ضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رِقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ"

دی میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے۔"[20]

11.143

---

[1] البقرۃ: 267۔

[2] 9/34۔

[3] حدیث 979۔

[4] حدیث 1483۔

[5] 1405 ... حدیث 979۔

[6] حدیث 1483۔

[7] حدیث 981۔

[8] حدیث 1483۔

[9] حدیث 981۔

[10] البقرۃ: 267۔

[11] حدیث 1499 و صحیح مسلم الحدود باب جرح العجماء والمعدن والبئر جبار حدیث 1710۔

[12] ایسے مال کا ایک سال تک اعلان عام کیا جائے، اگر مالک آجائے تو اسے واپس کر دیا جائے، ورنہ اٹھانے والا اسے اپنے مصرف میں لاسکتا ہے۔ (صارم)

[13] البقرۃ 2/267۔

[14] الانعام 7/141۔

[15] ات صدقۃ 2/94 حدیث 1890 و تلخیص الجیر باب زکاۃ المعشرات 2/165۔

[16] شرح الکبیر 2/548۔

[17] التوبۃ 9/34۔

[18] کاۃ حدیث 987۔

[19] ب حدیث 1791۔

[20] نم حدیث 1454۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

زکوۃ کے مسائل: جلد01: صفحہ286